مبصر: سید ذوالکفل بخاری

حُسن انتقاد

سیرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(قباء سے واقعہ افک تک) جلد ۲ صفحات ۵۵۲

سیرت نگار: شاہ مصباح الدین شکیل ناشر: پاکستان سٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ (کراچی)

حضور ختمی مرتبت دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے خدو خال اور اسوۂ حسنہ کے نقوش اجالنے والے کس زمانے میں کم رہے ہیں؟ بصیرت اور سعادت کے اس جادہ پر گامزن رہرووں کی قسمت میں رہنما ہو جانا گویا مقدر کا لکھا ہے۔ اقبال نے ایسے لوگوں کو تمدن آفریں، خلاق آئین جہاں داری لکھا ہے تو یہ بالکل بجا ہے۔ ڈیڑھ ہزار برس ہونے کو آتے ہیں کہ فاران کی چوٹیوں سے یہ ایک آفتاب طلوع ہوا تھا ہدایت اور حریت کا آفتاب! تب سے اب تک اس کی روشنی میں کمی نہیں آئی اس کی مقدس کرنوں کا اجالا عہد بہ عہد جا بجا پھیلتا ہی چلا جاتا ہے۔ ہم اسے نبوت کا شخص اعظم کہہ لیں، سب غایتوں کی غایت اولیٰ کہہ لیں صاحب لولاک لما کہہ لیں یہ سب سچ ہے لیکن سب سے بڑا سچ اس شہادت سے پیدا اور ہویدا ہے جو تاریخ اور تہذیب کے تمام تر زمانی و مکانی حوالوں سے ثابت ہے۔ اور وہ یہ کہ بقول کسے

کبھی مرے ذہن کے فلک پر سوال چمکے تو میں نے دیکھا
ترے زمانے کی خاک ان کے جواب تحریر کر چکی ہے

ان ہی "جوابات" کا استفہام اور استکشاف میرے نزدیک سیرت نگاری کا منتہائے کمال ہے اردو میں سیرت نگاری کی اس عظیم روایت کا اولین حوالہ شبلی نعمانی بنتے ہیں پھر ان کے بعد تو گویا عشاق کے قافلے ہیں کہ چلے آتے ہیں سید سلیمان، قاضی سلیمان، ابوالکلام، مناظر احسن، افضل حق، محمد ادریس کاندھلوی، علی میاں، عبدالماجد، ڈاکٹر حمید اللہ...! غرضیکہ کس کس کا نام لیجیے۔

اب جو میں شاہ مصباح الدین شکیل کی کاوش پر نظر ڈالتا ہوں تو بے اختیار انہیں بھی سیرت نگاروں کے اسی زمرہ میں شامل کرنے کو جی چاہتا ہے ان کی سیرت نگاری میں تحقیق، علم، عرفان اور ادبیت کے مختلف رنگ باہم مل کر یوں نکھر آئے ہیں کہ اس سے مدحت نگاری کی نئی راہ ظہور میں آتی محسوس ہوتی ہے۔ واقعات سیرت کی ایک ایک تفصیل (بلکہ رسول گرامی کی ایک ایک ادا) نقشے، خاکے، تصویریں، شجرہ طیبہ کی مرتب تفاصیل، لفظوں کا چناؤ، شعروں کا انتخاب و استعمال، یک مصرعی عناوین، محبت اور تاثیر میں ڈوبا ہوا پیرایۂ بیان، ماخذو مراجع کے حوالہ جات کا التزام--- اور اس کے ساتھ ساتھ معیاری ہی نہیں مثالی طباعت و تزئین کا اہتمام--- سمجھ میں نہیں آتا کہ اس پر سیرت نگار کو ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کیا جائے۔ تو کیونکر اور ناشر ادارے (پی ایس او) کی تحسین و ستائش کی جائے تو کیسے؟ حق تو یہ ہے کہ اس کتاب کو نصاب تعلیم کا حصہ ہونا چاہیے۔!

واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر

صفحات ۱۸۴ قیمت ۵۰ روپے